نکاح کے وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کی عمر

علامہ سید اسد اللہ شاہ چوارہی

نکاح کے وقت سیّدہ عائشہؓ کی عمر

ہماری تحقیق یہ ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک شادی کے وقت کم سے کم 17 یا 19 سال تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بہن سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا طویل العمر صحابیات میں سے ہیں۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ہیں۔ بڑی خدا رسیدہ عبادت گذار اور بہادر خاتون ان کی عمر تمام مورخین نے سو سال لکھی ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان سے دس سال چھوٹی ہیں۔ سیدہ اسماء حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے پانچ یا دس دن بعد فوت ہوئیں۔ سن وفات 73ھ ہے۔ اس حساب سے سیدہ اسماء کی عمر ہجرت کے وقت 27 سال ہوئی اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان سے دس سال چھوٹی ہیں تو آپ کی عمر ہجرت کے وقت 17 سال ہوئی۔ اگر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی 2ھ کو مانی جائے تو رخصتی کے وقت آپ کی عمر مبارک 19 سال ہوئی۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں

اسلمت اسماء قديما وهم بمكة في اول الاسلام... وهي آخر المهاجرين والمهاجرات موتا. وكانت هي اكبر من اختها عائشة بعشر سنين.. بلغت من العمر مائة سنة

اسماء مکہ میں اوائل اسلام میں مسلمان ہوئیں۔ مہاجرین مردوں عورتوں میں سب سے آخر فوت ہونے والی ہیں۔ اپنی بہن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دس سال بڑی تھیں"۔

(ابن کثیر، البدایہ والنہایہ 346/8 طبع بیروت)

اسلمت قدیما بعد اسلام سبعة عشر انسانا... ماتت بمكة بعد قتله بعشره ايام وقيل بعشرين يوماً وذلك في جمادى الاولىٰ سنة ثلاث وسبعين

مکہ معظمہ میں سترہ آدمیوں کے بعد ابتدائی دور میں مسلمان ہوئیں۔۔۔ اور مکہ مکرمہ میں اپنے بیٹے (عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ) کی شہادت کے دس یا بیس دن بعد فوت ہوئیں اور یہ واقع ماہ جمادی الاولیٰ سن 73ھ کا ہے

(علامہ ابن حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب 12 ص 426 طبع لاہور، الامام ابو جعفر محمد بن حریر طبری، تاریخ الامم والملوک ج 5 ص 31 طبع بیروت، حافظ ابو نعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی م 430ھ، حلیة الولیاء و طبقات الاصفیاء 2 ص 56 طبع بیروت)

اسلمت قديما بمكة وبايعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.. ماتت اسماء بنت ابى بكر الصديق بعد قتل ابنها عبدالله بن الزبير وكان قتله يوم الثلثاء لسبع عشرة ليلة خلت من جمادى الاولىٰ سنة ثلاث وسبعين.

ُسیدہ اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ میں قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے چند دن بعد فوت ہوئیں۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت بروز منگل 12 جمادی الاولیٰ 73ھ کو ہوئی ہے“۔

(محمد ابن سود الکاتب الواقدی 168ھ م230ھ الطبقات الکبریٰ ج 255/8 طبع بیروت)

کانت اسن من عائشة وهی اختها من ابیها.. ولدت قبل التاریخ لسبع وعشرین سنة.

”سیدہ اسمائ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ عمر کی تھیں۔ باپ کی طرف سے سگی بہن تھیں۔ ہجرت سے 27 سال قبل پیدا ہوئیں“

(امام ابن الجوزی، اسد الغایہ فی معرفة الصحابة ج 5 ص 392 طبع ریاض)

اسلمت قدیما بمکة قال ابن اسحق بعد سبعة عشر نفسا.. بلغت اسماء مائة سنة ولدت قبل الهجرة لسبع وعشرین سنة

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں ابتدائً مسلمان ہوئیں۔ ابن اسحاق نے کہا سترہ انسانوں کے بعد سو سال عمر پائی ہجرت سے 27 سال پہلے پیدا ہوئیں“۔

(شهاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ 4 ص 230 م 773ھ طبع بیروت، سیرۃ ابن ھشام م 1 ص 271 طبع بیروت، علامہ ابن الاثیر، الکامل فی التاریخ 4، ص 358 طبع بیروت، علامہ ابو عمر یوسف ابن عبداللہ بن محمد بن عبدالقرطبی 363ھ، الاستیعاب فی اسماء الاصحاب علی ھامش الاصابۃ 463ھ ج 4 ص 232 طبع بیروت، حافظ شمس الدین محمد بن احمد الذھبی، تاریخ الاسلام و دفیات المشاھیر و الاسلام ج 5 ص 30 طبع بیروت، الروض الانف شرح سیرۃ ابن ھشام ج 1 ص 166 طبع ملتان)

یہ حقیقت بھی پیش نظر رہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں سن ہجری کا آغاز نہیں ہوا۔ اور سن عیسوی یا کسی اور سن کا عرب معاشرے میں تعارف یا چلن نہ تھا۔ اہل عرب کسی مشہور تاریخی واقعہ سے سالوں کا حساب کرتے تھے مثلاً واقعہ اصحاب فیل، سے اتنا عرصہ پہلے یا بعد وغیرہ۔ باقاعدہ سن ہجری کا آغاز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں کیا اور اس کا آغاز سال ہجرت سے کیا۔ پہلی سن ہجری، دوسری سن ہجری، تیسری سن ہجری میں کم سے کم امکانی مدت۔ پہلی سن ہجری کا آخری دن یعنی 30 ذی الحجہ لیں اور دوسری سن ہجری کا پہلا دن یعنی یکم محرم، دو سنوں میں وقفہ ایک دن۔ دوسرے رخ سے دیکھیں پہلی سن ہجری کا پہلا دن یعنی یکم محرم، دوسری سن ہجری کا آخری دن یعنی 30 ذی الحجہ، کل مدت دو سال مکمل۔ دونوں صورتوں میں سن بدل گئے مگر ایک طرف ایک دن ملا اور دوسری طرف پورے دو سال۔ جب تک تاریخ اور مہینہ متعین نہ ہو یہ فرق باقی رہ کر ابہام پیدا کرتا رہے گا۔

دورِ حاضر میں کمپیوٹرائز کتابت اور پرنٹنگ و پریس کی بے پناہ ترقی کے باوجود کتب، اخبارات اور حد تو یہ ہے کہ قرآن کریم کی طباعت و کتابت میں غلطی ہو جاتی ہے، پہلا دور میں تو ہاتھوں سے کتابت کی جاتی تھی ممکن ہے "تسع عشر" انیس سال عمر مبارک ہو، مگر کتابت کی غلطی سے تسع یا تسعاً رہ گیا اور عشر کا لفظ کتابت میں ساقط ہو گیا ہو، تسع عشر انیس سال کی جگہ تسعاً یا تسع یعنی نو سال باقی رہ گیا اور آنے والوں نے نقل در نقل میں اسی کو اختیار کرلیا کہ نقل کرنے والے اعلیٰ درجہ کے ایماندار، پرہیز گاراور نہایت محتاط لوگ تھے۔ وجہ سقوط کچھ بھی ہو، یہ ناممکن نہیں۔ حقائق بہر حال حقائق ہوتے ہیں، ان کے چہرے پر گردو غبار تو پڑ سکتا ہے مگر ہمیشہ کے لئے اسے مسخ نہیں کیا جاسکتا۔ احادیث کی تمام کتب میں ایسے تسامحات کا ازالہ کیا جانا چاہئے تاکہ بد اندیش کو زبان طعن دراز کرنے کی ہمت نہ رہے

طالبِ دعا

اسد اللہ شاہ غالب۔ چُورہ شریف